ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کیلئے ہم نے اپنی خداداد طاقتوں، تدبیروں اور مخلصانہ دعاؤں سے کام لینا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ غلبۂ اسلام کے لئے کسی نے ہمارا ساتھ نہیں دینا۔

☆ غلبۂ اسلام کے لئے عظیم بشارتیں دی گئی ہیں۔

☆ نشأۃ ثانیہ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے۔

☆ منکرینِ اسلام ان بشارتوں کے راستہ میں روڑے اٹکائیں گے۔

☆ اپنی ساری طاقتیں خدا کی راہ میں وقف کردو۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (البقرہ: ۱۰۶)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (التوبہ: ۹۸)

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (البقرہ: ۱۹۸)

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ (البقرہ: ۱۱۱)

وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ (یونس: ۱۰۸)

اس کے بعد فرمایا:۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ذمہ داری عائد کی گئی ہے وہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں۔ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں ہم اسلام کو غالب کر دیں۔ اسی جدوجہد اور اسی کوشش میں ہم نے اپنی ان خداداد طاقتوں اور قوتوں، اپنی تدبیر اور اپنی ان مخلصانہ دعاؤں سے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہیں کام لینا ہے کسی غیر نے ہماری مدد نہیں کرنی کسی غیر نے ہم سے تعاون نہیں کرنا اور ہمارے کام کو کامیاب کرنے کیلئے کسی نے ہمارا ساتھ نہیں دینا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسی لئے فرمایا کہ وہ لوگ جو اسلام کے منکر ہیں مشرکین میں سے ہوں یا اہل کتاب میں سے۔ وہ ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بشارتیں اُمت مسلمہ کو دی ہیں ان بشارتوں کی اُمت مسلمہ وارث ہو۔ یہاں محض ’’خیر‘‘ کا لفظ نہیں کہا گیا بلکہ اس خیر کا ذکر کیا گیا ہے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ ویسے تو ہر خیر ہی آسمان سے نازل ہوتی ہے لیکن بعض بھلائیاں بعض

بہتریاں اور بعض کامیابیاں آسمان سے نازل بھی ہوتی ہیں اور ان کے نزول کی بشارت بھی دی جاتی ہے اور اسی طرف اس آیت میں اشارہ ہے جو میں نے تلاوت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے غلبہ کے متعلق بڑی عظیم بشارتیں دی ہیں۔ ان بشارتوں کا تعلق آپ کی نشاۃ اُولیٰ سے بھی ہے اور ان کا تعلق آپ کی نشاۃ ثانیہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے بھی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ آسمان سے فیصلہ ہوا کہ اس طرح ہم اپنے دین کو دنیا پر غالب کریں گے۔ آسمان سے بشارت ملی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کامل اور سچے متبعین دنیا پر غالب آئیں گے اور اسلام کی حکومت ساری دنیا پر ہوگی۔ یہ لوگ جن کا تعلق مشرکین اور اہل کتاب سے ہے۔ جو اسلام کا انکار کر کے اس کی حقانیت اور صداقت کو تسلیم نہیں کرتے یہ صرف یہ نہیں چاہتے کہ اسلام غالب نہ ہو بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو باتیں انہیں اللہ کی طرف منسوب کر کے سنائی جاتی ہیں وہ بھی مسلمانوں کے حق میں پوری نہ ہوں اور ان کو یہ پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اسلام کو جو بشارتیں دی ہیں (وہ آسمان سے نازل ہوئیں اور آسمان سے ان کے نتیجہ میں دنیا میں ایک عظیم انقلاب بپا ہونے کا وعدہ ہے) وہ بشارتیں اُمت مسلمہ کے حق میں، وہ بشارتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں، وہ بشارتیں آپ کے کامل اور سچے متبعین کے حق میں پوری ہوں۔

پس یہ امید نہیں رکھی جاسکتی کہ جو مشرک یا اہل کتب میں سے منکر ہیں ان کی مدد سے مسلمان اس مقصود کو حاصل کرسکیں گے جو مقصود ان کے سامنے رکھا گیا ہے۔ یہی نہیں کہ یہ لوگ کوئی مدد نہیں کریں گے بلکہ مخالفت کریں گے اور اس حد تک ضد سے کام لیں گے کہ نہ صرف انسان کے اپنے منصوبے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق وہ بناتا ہے ان کے راستہ میں روڑے اٹکائیں گے بلکہ ان بشارتوں کے رستہ میں بھی روڑے اٹکائیں گے جن کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ آسمان سے آئی ہیں یا جن کے متعلق ان کے دلوں میں یہ شبہ ہے کہ شائد یہ آسمان سے آئی ہوں لیکن اس یقین کے باوجود کہ ان بشارتوں کا انکار نہیں کیا جا سکتا شبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور پھر بھی یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ بشارتیں اُمت مسلمہ کے حق میں پوری نہ ہوں۔

دوسری طرف ایک اور گروہ ہے اور وہ منافقوں اور سست اعتقادوں کا گروہ ہے۔ ان کی کیفیت یہ

ہے کہ خود قربانیاں دینے سے گھبراتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ قربانیاں نہیں دیتے بلکہ مخلصین کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ اسلام کامیاب نہ ہو اور اس کوشش کے بعد پھر یَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ وہ اسی انتظار میں ہوتے ہیں کہ ان کی کوششیں کامیاب ہو جائیں گی اور تم گردش زمانہ میں پھنس جاؤ گے اور تم پر ایسی مصیبت نازل ہوگی جو چاروں طرف سے گھیر لے گی اور جس سے باہر نکلنا ممکن نہیں ہوگا اور پھر اس کے معنی خالی انتظار ہی کے نہیں بلکہ اپنی کوشش کے بعد اپنی اس بدکوشش کے نتیجہ کا انتظار کرتے ہیں اور کوشش ان کی یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح تم گردشِ زمانہ میں پھنس جاؤ۔ کسی طرح تم مصیبتوں میں گھر جاؤ۔ اس طرح جکڑے جاؤ ان دکھوں میں اور ان ناکامیوں میں کہ کامیابی کی کوئی راہ تمہیں نظر نہ آئے باہر نکلنے کا کوئی راستہ تمہارے لئے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ کہ تمہارے خلاف جن دکھوں یا جن مصیبتوں یا جن ناکامیوں یا جن بدبختیوں کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں اور پھر اس انتظار میں رہتے ہیں کہ ان کی کوششیں بارآور ہوں گی۔ ان کی یہ کوششیں بارآور نہ ہوں گی بلکہ ان کے گرد ان کی بدبختی کچھ اس طرح سے گھیرا ڈالے گی کہ وہ اس سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سمیع بھی ہے اور علیم بھی ہے انہیں تو دعاؤں کی طرف کچھ خیال ہی نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ دعاؤں کو اگر ان میں اخلاص ہو سنتا ہے لیکن یہ دعائیں نہیں کرتے ان کا سارا بھروسہ ان کی اپنی کوششوں پر ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں متکبرانہ کھڑا ہوتا ہے اور غرور سے کام لیتا ہے اس کی کوشش کیسے کامیاب ہو سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ علیم ہے وہ مومن کے دل کو بھی جانتا ہے اور اس کے اخلاص سے بھی واقف ہے اور وہ منافق کے دل کو بھی جانتا اور اس کے بدخیالات سے بھی واقف ہے۔ اس لئے يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو ہی مخصوص کرتا ہے اور اسے ہی نوازتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اور جس کی کوشش اس کے حکم اور اس کی رضا کے مطابق ہوتی ہے اور جس کا دل کلیۃً غیر سے خالی ہوتا اور جس کا سینہ صرف اور صرف اپنے ربّ کی محبت سے معمور ہوتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ سمیع اور علیم ہے اس لئے کوئی مشرک ہو یا اہل کتاب، منکر ہو یا منافق اور سست عقیدہ اس کی کوششیں کامیاب نہیں ہوتیں۔ اس کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں بلکہ ان لوگوں کے اعمال ثمرآور ہوتے ہیں جو اپنی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کوئی غیر تمہاری مدد کو نہیں آئے گا کیونکہ تم نے ہر غیر کو انذار اور انتباہ کر دیا

ہے کہ ان کے اعمال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتے۔ان کا اعتقاد اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ نہیں ہے۔

تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلیت میں نذیر بھی ہو۔تمہارا یہ کام ہے کہ تم منکرین کو اور منافقوں اور سست اعتقاد والوں کو جھنجھوڑتے رہو۔تم انہیں تنبیہہ کرتے رہو۔تم انہیں جتلاتے رہو کہ جن راہوں پر تم چل رہے ہو وہ اللہ سے دُوری کی راہیں ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں نہیں ہیں۔تم ان بتوں کے خلاف جہاد کرتے ہو جنہیں وہ خدا کا شریک بناتے ہیں۔تم ان کو ان موٹے نفسوں کے خلاف جہاد کرتے ہو جن کو انہوں نے خدا کا شریک بنالیا ہے۔تم دلیل کے ساتھ تم عاجزانہ راہوں کے اختیار کرنے کے خوش ثمر حاصل کرنے کے بعد انہیں بتاتے ہو کہ تمہارا تکبر کسی کام نہیں آئے گا۔تم ان کے غرور کا سر توڑتے ہو تا کہ ان کی روح اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہے۔وہ تم سے محبت کیسے کر سکتے ہیں؟ وہ تمہاری مدد اور نصرت کے لئے کیسے آسکتے ہیں پس تم نے ہی وہ سب کچھ کرنا ہے جو کرنا ہے۔تم نے ہی وہ تمام ذمہ داریاں اپنی کوششوں اور اپنی دعاؤں اور اپنی قربانیوں اور اپنی تدبیروں کے ساتھ نبھانی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر ڈالی ہیں اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ یہ یاد رکھو کہ ہر وہ کام جس کے نتیجہ میں آسمان سے خیر نازل ہوتی ہے وہ خدا سے پوشیدہ نہیں رہے گا اس لئے یہ خوف نہیں کہ کوئی حقیقی نیکی یا کوئی مخلصانہ قربانی ضائع ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔مگر تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو قابلیتیں اور قوتیں عطا کی ہیں تم ان کا صحیح استعمال کرو (وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ) تبھی تمہارے افعال ثمر آور ہوں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں گے اور جو مخلصانہ کوششیں تم کرو گے (تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ) اللہ تعالیٰ ان کی جزا دے گا۔ ایک تو یہ کہ اس کے علم میں ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔اس لئے تمہاری ہر کوشش بار آور ہوگی۔اس کا نتیجہ نکلے گا اور اس کے نتیجہ میں تمہارا مقصود تمہیں حاصل ہوگا اور اس کے نتیجہ میں اسلام کے غلبہ کی راہیں کھولی جائیں گی اور ایک تو کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر نہیں اور چونکہ ہر چیز اس کے علم میں ہے تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ تمہاری ہر کوشش کا ایک نیک نتیجہ نکلے گا گو یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ دنیا کے ارادے تمہارے ارادے اور اللہ کے ارادے کے موافق نہیں ہیں۔تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم اپنا سب کچھ قربان کر کے اللہ کے اسلام کو دنیا میں قائم کرو نہ مشرک کا یہ ارادہ ہے اور نہ اہل کتاب میں سے جو منکر ہیں ان کا یہ ارادہ اور خواہش ہے اور نہ منافق اور سست اعتقاد والے کا یہ ارادہ اور خواہش

ہے۔ پس تمہارے اور تمہارے ربّ کے ارادے ایک شاہراہ پر گامزن ہیں اور منکر اور منافق کے ارادے اور خواہشات اس کے اُلٹ طرف جارہی ہیں۔ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں کا مالک ہے اور ہر چیز اس کے قادرانہ تصرف میں ہے۔ نتیجہ وہی نکلا کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے دنیا جو چاہے سوچے۔ دنیا جو چاہے خواہش رکھے۔ دنیا جس طرح چاہے اسلام کے خلاف کوششیں کرے اور کرتی رہے۔ دنیا ہر تدبیر اسلام کے مقابلہ پر کرے۔ دنیا بعض دفعہ اپنی جہالت کے نتیجہ میں اپنے بدارادوں کے حصول کے لئے دعا بھی کرتی ہے۔ سو وہ دعا بھی کرے کہ جو اللہ کا منشاء ہے وہ پورا نہ ہو اور جو ان کا منشاء ہے وہ پورا ہو جائے۔ اس قسم کی دعائیں کرتے ہوئے چاہے ان کے ناک گھس جائیں نہ ان کی تدبیر کامیاب ہوگی نہ ان کی دعائیں ثمر آور ہوں گی اور نہ ان کا کوئی نتیجہ نکلے گا کیونکہ ہر دعا اور ہر سوال اللہ سے جو اس کے ارادہ اور منشاء اور رضا کے خلاف ہوتا ہے وہ دعا کرنے والے کے منہ پر مار دیا جاتا ہے قبول نہیں ہوتا۔

غرض محض دعا کافی نہیں اس دعا کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہو۔ پھر محض تدبیر کافی نہیں۔ ان اعمال کی ضرورت ہے جو مشکور ہوں جن کا اللہ تعالیٰ کوئی نتیجہ نکالے اور وہ ضائع نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا ہے کہ ایک بڑی ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ تمہاری راہ میں ہر منکر اور منافق اور سست اعتقاد روکیں ڈالے گا۔ پھر کام مشکل بھی ہے۔ اگر یہ لوگ روکیں نہ بھی ڈالتے تب بھی یہ آسان نہ ہوتا۔ ساری دنیا کے دلوں کو خدا اور اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا آسان کام نہیں اگر شیطان روکیں نہ بھی ڈالے تب بھی بڑا مشکل کام ہے لیکن یہاں تو یہ صورت ہے کہ کام مشکل بھی ہے اور ساری دنیا اس کام کی مخالف بھی ہے اور چاہتی یہ ہے کہ ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ اسلام کو کامیابی اور کامرانی حاصل نہ ہو اور اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے وہ ہر قسم کی تدبیریں کرتے ہیں قربانیاں دیتے ہیں وہ اپنے مالوں کو پیش کرتے ہیں مثلاً اسلام کے مقابلہ میں اس وقت صرف عیسائیت ہی جتنی رقم، جتنی دولت اور جتنا مال خرچ کر رہی ہے اس کا شاید ہزارواں حصہ بھی جماعت احمدیہ کے پاس نہیں کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ غرض مخالفین اسلام کو ناکام کرنے کیلئے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں لاکھوں کی تعداد میں زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ اربوں کی مقدار میں اموال دیتے ہیں اور صاحب اقتدار لوگوں کی پشت پناہی میں منصوبے باندھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر تمہارے دل میں وہ اخلاص ہو جس سے میں پیار کرتا ہوں

اگر تمہارے اعمال مخلصانہ بنیادوں پر ہوں جو مجھے پسند ہیں اور جن کو میں قبول کرتا ہوں تو نتیجہ تمہارے حق میں نکلے گا۔ خواہ دنیا جتنا چاہے زور لگا لے خواہ منافق اندرونی فتنوں سے ہر قسم کا فساد پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ منکر کو بھی ناکام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مفسد اور منافق کو بھی کامیابی کی راہ نہیں دکھائے گا لیکن یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو مختلف قسم کی قوتیں اور قابلیتیں عطا کی ہیں تم وہ ساری کی ساری خدا کی راہ میں وقف کر دو اور پھر تم کہو کہ اے خدا! ہم نے اپنی طرف سے جو بھی ہمارا تھا وہ خلوص نیت سے تیرے حضور پیش کر دیا۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم غریب ہیں، ہمیں معلوم ہے کہ ہم بے مایہ ہیں، ہمیں معلوم ہے کہ ہم کمزور ہیں مگر اے خدا ہم نے تیرے دامن کو پکڑا اور ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں کہ تو سب قدرتوں والا ہے تو ایسا کر کہ ہماری کوششیں تیری نظر میں مقبول ہوں اور تیرے وعدے ہماری زندگیوں میں پورے ہوں تا کہ اس دنیا میں ہشاش بشاش تیری جنتوں میں داخل ہو کر تیری دوسری جنتوں میں داخل ہونے کے لئے یہاں سے کوچ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور توفیق دے کہ ہم اس مرکزی نقطہ کو سمجھیں کہ یہ ذمہ داری جو ہم پر ڈالی گئی ہے یہ ہم نے ہی نبھانی ہے۔ کسی اور نے آ کے نہیں نبھانی اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی استعدادوں کی نشوونما اس رنگ میں کریں کہ جس رنگ میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم کریں اور اپنی ہر طاقت، اپنی ہر قوت، اپنی ہر استعداد اور قابلیت پر اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا رنگ چڑھانے کی کوشش کریں۔ بے نفس ہوں اور فنا کی چادر میں خود کو لپیٹ لیں اور اللہ تعالیٰ میں گم ہو جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۳ تا ۵)

☆......☆......☆